Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ لاہور

یوم سہ شنبہ

۲۲ محرم ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲ ½ "

جلد ۳	۱۵ نبوت ۱۳۲۸ ہش	۱۵ نومبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۶۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۴ نبوت ۔ محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل شام کو دل کی زیادہ تکلیف ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے آج بھی کمزوری اور ضعف ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔

اعلیٰ صنعتی تعلیم و تجربہ حاصل کرنے کیلئے پاکستانی وفود

جاپان، سوئٹزرلینڈ اور کینیڈا بھیجے جائیں گے!

سیالکوٹ ۱۴ نومبر ۔ حکومت پاکستان کے وزیر صنعت آنریبل چوہدری نذیر احمد خان نے بتایا۔ کہ حکومت پاکستان بہت جلد جاپان۔ سوئٹزرلینڈ اور کینیڈا میں اعلیٰ صنعتی تعلیم و تجربہ حاصل کرنے کے لئے وفود کی شکل میں اپنے نمائندے بھیجے گی۔ یہ نمائندے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے علاوہ مختلف صنعتی اداروں میں منتخب کئے جائیں گے۔ جاپان میں جانے والے نمائندے سپاس کی سوئٹزرلینڈ والے ہائیڈرو الیکٹرک کی اور کینیڈا میں جانے والے کھانڈ کی صنعت کا مطالعہ کریں گے اور اعلیٰ تجربہ حاصل کریں گے۔ ممکن ہے یہ وفد متذکرہ ممالک میں ایک یا دو سال تک رہیں گے۔

ہندوستان نے پاکستان کے ۳۶ کروڑ ۹۸ لاکھ روپے کی واجب الادا رقوم کی ادائیگی روک لی

پنڈت نہرو نے کشمیر کے متعلق بیان دیتے ہوئے شایان شان زبان استعمال نہیں کی

کراچی ۱۴ نومبر۔ آج شام تجارت پیشہ لوگوں کے ایک طبقے کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خزانہ نے بتایا کہ حکومت ہندوستان نے پاکستان کے بہت سی واجب الادا رقوم کی ادائیگی روپیہ کی قیمت کم نہ کرنے کے فیصلہ سے بہت پہلے کی واجب الادا تھیں کو روک لی ہے یہ کل رقوم ۳۶ کروڑ ۹۸ لاکھ روپے تھیں جن کا کچھ حصہ پاونڈ کی شکل میں ادا ہونا تھا لیکن روپے میں ادا ہونے والے حصے کو ہندوستان نے یہ کہہ کر روک لیا۔ کہ چونکہ پاکستانی روپے سے شرح تبادلہ ابھی مقرر نہیں ہوئی۔ لہٰذا ادائیگی ناممکن ہے حالانکہ یہ جواب محض عذر ہے۔ کیونکہ پاکستان نے پہلے ہی دن سے شرح مبادلہ مقرر کر دی تھی۔ آپ نے کہا کہ پاکستان ایک خود مختار آزاد مملکت ہے۔ اور وہ پابند نہیں ہے کہ کرنسی کے متعلق اپنے فیصلوں میں ہندوستان کی تقلید کرے۔ وزیر خزانہ نے کہا ہندوستان کو متنبہ کیا کہ اس قسم کے حربوں سے نہ تو پاکستان کو مجبور کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ ناجائز دباؤ ڈالا جا سکتا ہے۔ کرنسی کے متعلق اس کا فیصلہ اٹل ہے۔ آپ نے پاکستانی عوام سے عموماً اور تاجر پیشہ اصحاب سے خصوصاً اپیل کی۔ کہ کرنسی کی قیمت کم کر دینے کے متعلق جو افواہیں اڑائی جا رہی ہیں۔ وہ بالکل بے بنیاد ہیں آپ نے یہ بھی بتایا کہ ہندوستانی نوٹوں کی واپسی کے سلسلے میں پاکستان کو جو ہندوستان سے ۱۸ کروڑ روپے کی رقم واجب الوصول تھی۔ اس نے اس کی ادائیگی بھی روک لی ہے۔ آپ نے ہندوستان کے اس اقدام کو اقتصادی جنگ سے تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اپنی بقا کے لئے ہر قسم کی اقتصادی جنگ کے لئے آمادہ ہے اور اب تو ہندوستان کا ویسے بھی ہر لحاظ سے پروپیگنڈا کمزور پڑ رہا ہے

ہے کہ وہ غیر ملکی تاجر پاکستان میں روپیہ لگانے کو ترجیح دیتے ہیں۔

آپ نے پنڈت نہرو وزیر اعظم ہندوستان کے لندن والے کشمیر سے متعلق بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا پنڈت نہرو نے سخت بیہودہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جو ہرگز ایسے آدمی کے شایان شان نہیں ہیں۔ جو ایشیا کی قیادت کا دعویدار ہو۔ قبلہ ہے بیہودہ الفاظ استعمال کرنا پاکستان کی اچھا لنا ہرگز اس کا دانستہ نہیں۔ میں پنڈت نہرو کو جمہوریت کے نام پر چیلنج کرتا ہوں کہ وہ کشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کا انتظام کریں۔ تا یہ ریاست کے عوام کی اکثریت کی رائے سے پتہ چل جائے گا کہ وہ اصل لٹیرا کون ہے۔

اسرائیل کو ہندوستان تسلیم کر لے گا

لندن ۱۴ نومبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے لندن کی ایک پریس کانفرنس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں اپنے اس دورے میں مشرق وسطیٰ کے ممالک میں نہیں جا سکوں گا۔ اور یہ پوچھنے پر کہ کیا ہندوستان حکومت اسرائیل کو تسلیم کر لیگا یا نہیں تو پنڈت نہرو نے کہا یہ تو ظاہر ہی ہے کہ جلد یا بدیر سب کو حکومت اسرائیل کو تسلیم کرنا ہی پڑے گا۔

یونان میں چھاپہ ماروں پر مقدمے

ایتھنز ۱۴ نومبر۔ ۲۸ جون ۱۹۴۶ء سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۹ء تک ۳ ½ سالہ چھاپہ مار جنگ کے دوران میں یونان کی وزارت جنگ کے بیان کے مطابق جنگی عدالتوں نے ۴۸۷۹۸ افراد پر مقدمے چلائے ان میں سے ۵۳۲۲ کو سزائے موت ۱۶۷۸۰ افراد کو قید دی گئی اور ۲۵۳۸۸ کو رہا کر دیا گیا صرف ۳۳۰۳ کو پھانسی دی گئی اس وقت زیر حراست جن لوگوں پر مقدمہ چلنا باقی ہے ان کی تعداد ۲۵۴۳ ہے۔ ان اعداد و شمار سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سامنے دیئے ہوئے مسٹر وشنسکی کے اس بیان کا بطلان ہو جاتا ہے کہ یونان میں کمیونسٹوں کو عام طور پر پھانسی دی جا رہی ہے۔ (استار)

فوجی تعلیم اور امتحانات میں اردو رائج کرنے کیلئے وسیع پیمانے پر تیاریاں کی جائیں گی

افسران کے موجودہ طریق انتخاب میں سفارش یا اثر و رسوخ کیلئے کوئی گنجائش نہیں

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۱۴ نومبر۔ ملٹری کے لئے کمیشنڈ رینک کے افسران منتخب کرنے میں جس سائنٹیفک طریق کار سے کام لیا جاتا ہے۔ سروسز سلیکشن بورڈ نے اخبار نویسوں کو گذشتہ ہفتے کے روز اس کے بعض ابتدائی مراحل سے روشناس کرایا تھا۔ اس کے بعد مسلسل دو روز تک انہیں باقی ماندہ مراحل کو بھی قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ مختلف امتحانوں اور آزمائشوں کے علاوہ جن میں امیدواروں کو ان کی عام ذہانت۔ دماغی کیفیت، شخصی کردار اور قیادت کی کما حقہ اہلیت کا جائزہ لینے کے لئے ڈالا جاتا ہے۔ اخبار نویسوں نے بورڈ کی کانفرنس میں بھی خاموش زائرین کی حیثیت سے شرکت کی یہ کانفرنس جملہ امیدواروں کی صلاحیتوں اور اہلیتوں کو درجہ بدرجہ پہلے سے مقررشدہ معیاروں کی روشنی میں متعین کرنے کے لئے منعقد کی جاتی ہے۔ اس میں بورڈ کے صدر اور نائب صدر کے علاوہ گروپ ٹیسٹنگ افسران اور ماہرین علم النفس بھی شریک ہوتے ہیں۔ اور ہر امیدوار کے بارے میں اپنی اپنی رپورٹ پیش کر کے بحث و تمحیص کے بعد اس متعلق فیصلہ کرتے ہیں کہ اسے انتخاب کے مقرر شدہ گریڈوں میں سے کس گریڈ میں رکھا جائے۔

کانفرنس کے اختتام پر پاکستان آرمی کے ایڈجوٹنٹ جنرل میجر جنرل رضا نے مہمانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انتخاب کا جو طریقہ اس وقت رائج ہے۔ اس کے متعلق میں یہ تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ بہترین طریقہ ہے اور یہ کہ اس میں مزید تبدیلی وغیرہ کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ اب تک جتنے بھی تجربات ہوئے ہیں ان میں یہ طریقہ سب سے بہتر ثابت ہوا ہے۔ اور اس کی ان خامیوں کو جو رفتہ رفتہ ہماری نگاہ میں آئیں دور کر کے اسے اور بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی جسے تین روز کے گہرے مطالعہ اور مشاہدے کے بعد آپ سب نے بھی محسوس کیا ہوگا یہ ہے کہ اس میں سفارش، طرفداری یا اثر و رسوخ وغیرہ کی کچھ پیش نہیں جا سکتی۔ ہر اہل امیدوار محض اپنی صلاحیت کے بھروسے پر ہی انتخاب میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی اس میں اہلیت رکھنے والے کسی امیدوار کی حق تلفی کا امکان ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس بورڈ کا فیصلہ آخری فیصلہ نہیں ہوتا۔ (بقیہ دیکھو صفحہ ۸)

شرق اردن میں ہوم گارڈ کی بھرتی

قاہرہ ۱۴ نومبر۔ شرق اردن کے والی شاہ عبد اللہ کے دوسرے بیٹے کو ہوم گارڈز کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے۔ یہ رضاکاروں کی فوج سارے ملک میں بھرتی کی جا رہی ہے۔ کل کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ عبد اللہ نے اس سلسلے میں اپنے عوام سے جو اپیل کی تھی۔ اسے لبیک کہتے ہوئے اس وقت تک ۱۰۰۰ نوجوان بھرتی ہو چکے ہیں۔

ہندوستان میں پاکستانی کمشنر کا تعین

کراچی ۱۴ نومبر۔ حکومت پاکستان نے ہندوستان میں اپنا پہلا تجارتی کمشنر مسٹر اے۔ ڈبلیو خان کو لگایا ہے۔ خان صاحب حکومت مشرقی بنگال کے ایک بڑے افسر ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ آپ دسمبر تک اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیں گے۔

میرج بورڈ کا قیام!

لاہور ۱۴ نومبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے ان بازیافتہ عورتوں کی شادی کے لئے (جو لاہور کے بعض دارالمہاجرات میں چھ ماہ سے زائد عرصہ سے مقیم ہیں اور شدید مساعی کے باوجود ان کے رشتہ داروں کا کوئی پتہ نہیں چل سکا) ایک میرج بورڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلہ میں ایک سرکاری اعلان کے ذریعے ایسی لڑکیوں سے شادی کرنے کے خواہشمند اصحاب کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے مکمل کوائف حکومت کے انڈر سیکرٹری محکمہ بحالیات مہاجرین ۴۱ ایجرٹن روڈ کو ارسال کریں ان درخواستوں کیلئے جن پر ذمہ دار افسروں یا قومی کارکنوں کی تصدیق ضروری ہے زیادہ سے زیادہ ۵ دسمبر تک آجانی چاہئیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرو پرنٹنگ پریس ملن بلڈنگ میں طبع کرا کے دفتر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مت خیال کرو کہ تم اپنے عذروں کے ذریعہ خدا تعالےٰ کو خوش کر سکتے ہو

فرمایا" (۱) " عذر انسان بنایا ہی کرتا ہے۔ مگر کیا ہر عذر قبول ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے بل الانسان علیٰ نفسہٖ بصیرۃ ولو القیٰ معاذیرہٗ (القیامۃ ع) انسان عذر کریگا مگر وہ سزا سے بچ نہ سکے گا۔ چاہے ہزاروں عذر کرے۔ کیونکہ ہر عذر اس قابل نہیں ہوتا۔ کہ اسے قبول کیا جائے"۔

(۲) " پس مت خیال کرو کہ تم اپنے عذروں کے ذریعہ خدا تعالےٰ کو خوش کر سکتے ہو۔ مت سمجھو کہ تم اپنے عذروں کے ذریعہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی گردن اونچی کر سکتے ہو"۔

(۳) " مت سمجھو کہ تم اپنے عذروں کے ذریعہ سے اپنی اولادوں اور آئندہ نسلوں میں دین کی محبت پیدا کر سکتے ہو"۔

(۴) " اگر تمہارے اندر قربانی کا وہ مادہ نہیں جو اس زمانہ میں ضروری ہے۔ اگر تمہارے اندر مالی اور جانی قربانی کا مادہ نہیں۔ جس کی اس زمانہ میں ضرورت ہے۔ تو تم نہ خدا کو مونہہ دکھانے کے قابل سمجھے جا سکتے ہو۔ اور نہ آئندہ آنے والی نسلوں میں عزت کے ساتھ یاد رکھے جانے کے قابل سمجھے جا سکتے ہو"۔

(۵) " قربانیوں کے دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے مختلف ممالک میں ایسے دل طیار کر رہا ہے۔ جو احمدیت کی آواز سننے کے لئے بیقرار ہیں۔ آخر وہ کونسی طاقت ہے۔ جو مختلف ملکوں میں لوگوں کو اکسا رہی ہے۔ کہ جاؤ اور قادیان سے مبلغ مانگو۔ پھر کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ان ممالک میں اپنے مبلغ نہ بھیجیں۔ یا ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے مبلغ تو بھیجیں لیکن ان کو خرچ نہ بھیجیں"۔

(۶) " ہم اگر اس وقت اپنی انتہائی طاقت صرف نہیں کر دیتے۔ تو یقیناً ہم ایسے مقام پر کھڑے ہونگے۔ کہ نہ صرف آئندہ نئے مشن قائم کرنے کی ہم میں طاقت نہیں ہوگی۔ بلکہ پہلے مشن بھی ہمیں مجبوراً بند کرنے پڑیں گے"۔

(۷) " تحریک جدید کی مالی حالت اتنی کمزور ہے۔ کہ اس کا قیاس کر کے بھی ایک مخلص انسان کا دل گھٹنے لگتا ہے۔ کیونکہ تحریک جدید کے چندے سے اس کے اخراجات کا بجٹ بہت زیادہ ہے۔ جس قدر آمد ہوتی ہے۔ خرچ اس سے زیادہ ہو رہا ہے۔ اور ابھی بہت سا پچھلا قرضہ بھی باقی ہے۔ جو ادا ہونے والا ہے"۔

سال رواں تو چند دنوں میں ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے جن دوستوں کے وعدے ابھی تک پورے نہیں ہوئے۔ وہ ۳۰ نومبر تک اپنے وعدے سو فی صدی پورے کریں۔

وکیل المال تحریک جدید

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مجھے کوئی چیز اس سے پیاری نہیں کہ اسلام کا بول بالا ہو

(مرسلہ صوفی محمد رفیع صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (ریٹائرڈ) سکھر سندھ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

" اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤنگا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا۔ جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھولکر سنو۔ کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں۔ اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے۔ جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پروا نہیں رکھتا۔

میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا۔ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا۔ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اسکے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے۔ کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں ہے۔ کہ اسکے دین کی عظمت ہو۔ اس کا جلال چمکے۔ اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔ اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہوں۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگلوں میں مجھے طاقت دی گئی ہے ؎

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پشت من
آں منم کاندر میانِ خاک و خوں بینی سرے

جن کو میں نے طے کرنا ہے۔ پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں۔ وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سب وشتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں۔ کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے۔ اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے حال سے بدتر ہوگا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں۔ کیا ہم خدا تعالےٰ کے راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے۔ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ مگر محض اس کے فضل اور رحمت سے۔ پس جو جدا ہونے والے ہیں وہ جدا ہو جائیں۔ ان کو وداع کا سلام۔ لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں۔ تو اس جھکنے کی عند اللہ ایسی عزت نہیں ہوگی۔ جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں۔ کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے"۔

جماعتیں لائبریریوں کے لئے کتب منگوائیں

صیغہ نشر و اشاعت نے کشتی نوح اور اسلامی اصول کی فلاسفی تصنیفات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چھپوائی ہیں۔ تاکہ جماعتیں اس رنگ میں ان سے فائدہ اٹھائیں۔ کہ اپنی لائبریری میں رکھیں اور غیر احمدی احباب کو پڑھوائیں۔ جس جس جگہ جماعتوں نے ایسا انتظام کر رکھا ہے۔ وہ ہمیں جلد اطلاع دیں۔ تاکہ ان کو حصہ رسدی یہ کتب اور دوسرے ٹریکٹ بھجوا دیئے جائیں۔ لائبریریوں کو یہ کتب مفت دی جائیں گی۔ اس کے عوض سیکرٹریان تبلیغ کا فرض ہوگا۔ کہ نشر و اشاعت کی امداد چندہ سے کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

وصیّت کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

" ہر احمدی کے ایمان کے امتحان کا یہ موقعہ ہے۔ کہ اگر وہ زیادہ قربانی نہیں کر سکتا تو وصیت والی قربانی کر دے۔ اور دشمن کو بتا دے کہ قادیان سے نکلنے کو ہم ایک عارضی مصیبت سمجھتے ہیں۔ ورنہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ مقام ہمارا ہے۔ اور ہماری لاشیں وہیں دفن ہوں گی"۔ (الفضل ۳ جون ۱۹۴۸ء)

اللہ اللہ کتنا ایمان افروز حضور کا مندرجہ بالا اقتباس ہے۔ اس کے پڑھ لینے کے بعد کسی احمدی کو بھی بغیر وصیت کے نہیں رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہر احمدی کو اس میں کامیابی عطا فرمائے۔

سیکرٹری وصیت ربوہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۱۵ نومبر ۱۹۴۹ء

ترقی پسندوں کی کانفرنس

پچھلے ہفتہ ترقی پسند ادیبوں کی کانفرنس لاہور میں منعقد ہوئی ہے۔ اس کانفرنس کی روئداد جو اخبارات میں شائع ہوئی ہے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ترقی پسندی تو محض ایک پردہ ہے۔ در اصل ترقی پسند ادیب خالص روسی ہیں۔ اور سر سے پیر تک ان کے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے۔ جو روسیت کے رنگ میں نہ رنگا ہو۔ یہ لوگ اشتراکیت کے اصولوں کو اور اس فلسفہ کو جس پر یہ اصول وضع کئے گئے ہیں سمجھتے ہوں یا نہ سمجھتے ہوں۔ ادب سے کوئی واقفیت ہو یا نہ ہو۔ زباندانی میں کوئی مہارت ہو یا نہ ہو لیکن ان میں سے ہر ایک موجودہ روسی آمریت کا نمائندہ ہے۔ اور اسی کا پروپیگنڈا کرنے کے لئے یہ کانفرنس منعقد کی گئی ہے۔

یہ بات اس کارروائی سے اچھی طرح ثابت ہوتی ہے۔ جو اس کانفرنس میں ہوئی ہے۔ جو ریزولیوشن اس میں پاس کئے گئے ہیں۔ اور جو نام نہاد ادبی چیزیں اس میں پڑھی گئی ہیں۔ ان سب کا اشارہ ایک اور صرف ایک مرکزی نقطہ کی طرف ہے۔ اور وہ مرکزی نقطہ "موجودہ روسیت" ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ملک میں ملک کے دشمن اور انتشار پھیلانے والے عناصر کو برانگیختہ کیا جائے۔ اور ملک کے استحکام اور استقلال کو تقویت پہونچانیوالے عوامل کی بیخ و بن اکھاڑ دی جائے۔

جس فلسفہ پر اشتراکیت کی بنیاد رکھی گئی ہے اس کانفرنس میں اس کے متعلق تو ایک بھی لفظ نہیں کہا گیا۔ مارکس انگلس نے جو اشتراکیت کے لئے دلائل پیش کئے ہیں۔ ان کو تو علمی صورت میں قطعاً پیش نہیں کیا گیا۔ لیکن اس فلسفہ کے نتائج میں تبدیلیاں کر کے جو عملی نظام آمریت کے زور پر روس میں قائم کیا گیا ہے۔ اسکو بجنسہٖ اپنا لیا گیا ہے۔ اور وہ استبدادانہ طریقے جن کو سٹالین نے اپنا ذاتی اقتدار قائم کرنے کے لئے استعمال کیا ہے بلا چون و چرا ان کو صحیح سمجھ لیا گیا ہے۔ اور انہی کی روشنی میں کہا یا کیا گیا ہے جو کچھ بھی اس کانفرنس میں کہا یا کیا گیا ہے۔

اس کانفرنس کا امتیاز یہ تھا کہ یہ علم و ادب کی نفی تھی۔ اور یہ در اصل ان اشتراکی مفکروں کی بھی جنہوں نے جدلی فلسفہ ایجاد کر کے اسکی نشو و نما کے لئے اپنی زندگیاں صرف کی تھیں کھلم کھلا ہتک تھی۔ پنڈت نہرو نے جو ابھی حال میں اپنی لنڈن پریس کانفرنس میں کہا ہے۔ کہ

"میرے خیال میں ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی سب پارٹیوں سے بڑھکر احمقوں کی پارٹی ہے۔ جو کبھی کہیں رونما ہوئی ہے۔ اس نے اشتراکی مقاصد کو مخالفین اشتراکیت سے زیادہ نقصان پہونچایا ہے۔ کیونکہ اس نے عوام کے ہر قومی جذبہ کی مخالفت کی ہے اور اس نے تمام قومی تحریک کو اپنے خلاف کر لیا ہے"۔

یہ ہندوستانی کمیونسٹوں کے متعلق صحیح ہو یا غلط لیکن یقیناً یہ بات ان کمیونسٹوں پر حرف بحرف صادق آتی ہے۔ جنہوں نے ترقی پسند ادیبوں کا مصنوعی پردہ ڈال رکھا ہے۔ اور اس پردہ میں پاکستان میں کمیونزم پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور نہایت بھونڈے طریق سے کر رہے ہیں۔

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے نہ صرف اس لئے کہ اس میں زیادہ مسلمان ہیں۔ بلکہ اب اس لئے بھی کہ پاکستان کی قانون ساز اسمبلی نے ابھی حال ہی میں باتفاق رائے قرارداد مقاصد پاس کی ہے۔ جس میں اس ملک کے قانون کو اسلامی شریعت کی بنیاد پر وضع کرنے کا اقرار کیا ہے۔ ایسے ملک میں کسی مسئلہ پر خواہ وہ الحادی کیوں نہ ہو علمی بحث تو ہو سکتی ہے۔ لیکن ایسے تخریبی جذبات کے لئے نعرہ بازی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ جس کی غرض عوام کو حکومت کے بنیادی اصولوں کے خلاف برانگیختہ کرنے کی تحریک ہو۔ جس کا نتیجہ ملک میں انتشار پھیلانا اور حکومت کے برخلاف بغاوت کا علم بلند کرنا ہو۔

علمی رنگ میں اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔ کہ خواہ کوئی مسئلہ کتنا ہی اسلامی اصولوں کے خلاف ہو عقل و خرد کے مطابق اس کی چھان بین اور جانچ پڑتال کی جائے۔ اسلام کوئی ایسا دین نہیں ہے۔ جو الحادی دانشوری اور فلسفہ سے ڈرتا ہو۔ قرآن کریم کے ہر صفحہ پر عقل انسانی کو دعوت دی گئی ہے۔ اور اس امر کی تاکید کی گئی ہے کہ ٹھوک بجا کر اسلام کو قبول کرو۔ اس طرح اسلام اپنے دوسرے اصولوں کے ساتھ اپنے معاشی اصولوں پر بھی نازاں ہے۔ اور اس کا دعوےٰ ہے کہ انسانی عقل کے بنائے ہوئے اصول خواہ کسی معاملہ کے متعلق ہوں ان اصولوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جو خود فاطر السموٰت والارض نے قرآن کریم کی صورت میں انسان کو دیئے ہیں۔ اس لئے ہیگل کا فلسفہ ہو یا مارکس کا انگلس کے نتائج عقلی ہوں یا ٹراٹسکی کے یا کسی قدیم یونانی فلاسفر کا فلسفہ ہو اسلام کسی سے خائف نہیں لیکن اسلام فتنہ و فساد برپا کرنے والے عناصر کا قلع قمع کرنے کا حامی ہے۔ اور ملک میں انتشار اور بغاوت پھیلانے والے نعروں کو دبا دینا دنیا کے امن کے لئے نہایت اہم سمجھتا ہے۔ اور اس کی اجازت دیتا ہے کہ دہشت انگیزی اور امن سوز تحریکات کو ملیامیٹ کر دیا جائے۔ کوئی انسان خدا اور رسول پر ایمان لائے یا نہ لائے اسلام جبراً اس سے کوئی تعرض نہیں کرتا۔ اور ہر ایک کو اپنے عقیدہ پر قائم رہنے کی اجازت دیتا ہے۔ لیکن اسلام بغاوت اور فتنہ و فساد برپا کرنے اور عوام کو بد امنی پھیلانے کی تلقین کرنے والے نعروں کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام میں آزادی عقیدہ ہے آزادی فتنہ طرازی نہیں ہے۔ خواہ وہ اسلام ہی کے نام پر کیوں نہ کی جائے۔

افسوس کہ ترقی پسندوں کی اس کانفرنس میں ان تمام فتنہ طرازیوں کے طریقوں کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ جن کو اسلام تو اسلام کوئی لادینی سے لادینی حکومت بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ اور صریح الفاظ میں اعلان کیا گیا ہے۔ بلکہ ریزولیوشن پاس کئے گئے ہیں۔ کہ یہ ترقی پسند پاکستان میں اسلامی حکومت کے مقابلہ میں روسی قسم کی حکومت قائم کرنے کی جد و جہد میں اپنی جانیں بھی لڑا دیں گے۔ اور وہ یہاں اسی قسم کی غاصبانہ آمریت قائم کریں گے۔ جس طرح کی آمریت اس وقت روس میں قائم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پاکستان میں اسی قسم کا خونی انقلاب لانا چاہتے ہیں۔ جس طرح کا خونی انقلاب روس میں ہوا۔ اور یہاں بھی ایسی کرخت آمریت ٹھونسنا چاہتے ہیں۔ جس میں تمام انسانی تہذیب کا نام و نشان مٹ جائے۔ اور انفرادی ارتقا کے تمام سوتے خشک ہو کر رہ جائیں۔ اور مسلمان بھی گائے بھینسوں کی طرح ہی صرف دوزخ شکم کو اپنی زندگی کا منتہائے مقصود بنانے پر مجبور ہو جائیں۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ ہمیں اس بات سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ کہ اشتراکی فلسفہ کو بطور علمی مسئلہ کے پیش کیا جائے۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ ہم اشتراکی اصولوں کو قرآن کریم کے اصولوں کے مقابلہ میں قرآن کریم ہی کے پیشکردہ دلائل سے غلط ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ اشتراکی نظام موجودہ روسی صورت ہی میں نہیں بلکہ اپنی انتہائی کمالی صورت میں بھی اسلامی نظام سے بہت پست ہے۔ اور نہ صرف انسانیت کے ہی ارتقائی امکانات کے لئے پیغام موت ہے بلکہ ناممکن العمل بھی ہے۔ اس کا تجربہ کرنا دنیا کی تضیع اوقات کے علاوہ دنیا کو تباہی کے کنارے پر کھڑا کرنے کے مترادف ہے۔ اس لئے ہم اشتراکی فلسفہ سے خوفزدہ نہیں ہیں۔ لیکن ہم اسکو موجودہ عملی ہیئت کذائی سے ضرور خائف ہیں۔ کیونکہ اس کا عملی پیغام سوائے ہرناک خونریزی۔ بد امنی بدترین خانہ جنگی کے اور کچھ بھی نہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ترقی پسند ادیبوں کے گزشتہ کانفرنس کے پس پشت ضرور کوئی ایسا ہاتھ ہے۔ جو اسلام اور پاکستان کا دلی بدخواہ ہے۔ ورنہ اس شور اشوری اور دھڑلے سے یہ کانفرنس نہ منائی جاتی۔ اس کانفرنس میں جو کارروائی ہوئی ہے۔ وہ پاکستان کی ہستی کو چیلنج سے کم نہیں ہے۔ سب سے بڑا خراب پہلو جو اس کانفرنس کا ہے وہ یہ ہے کہ یہ ادب کے پردہ میں کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے طریقوں سے کالجوں اور سکولوں کے طالب علموں پر جن کی عقلیں اور تربیت خام ہوتی ہے بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اور ان کے دلوں میں بے جا آزادی کے جذبات ابھر آتے ہیں۔

تعمیر مسجد ربوہ میں

حصہ لیجئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد ربوہ کے لئے چندہ کی جو تحریک فرمائی تھی۔ اس کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ہے۔ اپنے وعدہ کی ادائیگی کی طرف جلد متوجہ ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ مطلوبہ رقم پوری ہو جائے۔ اور آپ کا حصہ اس مسجد مبارک میں شامل نہ ہو سکے۔ جو نئے مرکز ربوہ میں پہلی مسجد ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

"حکم و عدل" کے فیصلہ کے بعد

(از ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

"پیغام صلح" مؤرخہ ۵ اکتوبر ۱۹۴۹ء میں شیخ عبد الحق صاحب مناظر اسلام کراچی" کے قلم سے ایک مضمون زیر عنوان "کیا قادیانی جماعت فی الحقیقت حضرت مسیح موعودؑ کو حکم و عدل تسلیم کرتی ہے" چھپا ہے۔ یہ مضمون حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ کے اس مضمون کے جواب میں لکھا گیا ہے جو آپ نے جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے پریذیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے اس خطبہ جمعہ کے متعلق تحریر فرمایا تھا جس میں سے مولوی صاحب موصوف نے "ولادت مسیح" کے مسئلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام حکم و عدل کے فیصلہ سے روگردانی اختیار کی تھی۔

اپنے اس مضمون میں حضرت میاں صاحب سلمہ اللہ نے جناب مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کر کے نہایت دردمندانہ اور مخلصانہ رنگ میں اپیل کی تھی کہ خدارا آپ حکم و عدل کے فیصلہ کے خلاف عقیدہ رکھ کر اپنے ایمان کو ضائع نہ کریں۔ اس کے جواب میں جواب مولوی صاحب موصوف تو اب تک خاموش ہیں۔ لیکن شیخ عبد الحق صاحب نے آپ کی وکالت کرتے ہوئے زیر نظر مضمون میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ "ولادت مسیح" کے مسئلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی جناب مولوی صاحب موصوف کے ہمنوا ہیں۔ پس اگر مسیح علیہ السلام کو بن باپ نہ ماننے سے حکم و عدل کے فیصلہ کی توہین ہوتی ہے تو شیخ عبد الحق صاحب کے نزدیک اس جرم میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی برابر کے شریک ہیں۔ اپنے اس دعوےٰ کی تائید میں شیخ عبد الحق صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک سابقہ مضمون مندرجہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل ۱۹۱۳ء میں سے بعض اقتباسات پیش کئے ہیں۔ جن سے قارئین کو یہ بتلانا مقصود ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خود بھی مسیح علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے کے قائل نہیں

اپنے اس مضمون میں شیخ عبد الحق صاحب نے بہت سی غیر متعلق اور غیر معین باتیں بھی درج کر دی ہیں۔ تاکہ ناظرین پیغام صلح اس غلط فہمی میں مبتلا رہیں کہ اگر مولوی محمد علی صاحب ولادت مسیح کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ سے اختلاف رکھتے ہیں تو یہ کوئی قابل مواخذہ فعل نہیں۔ کیونکہ بقول ان کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نہ صرف ولادت مسیح ناصری کے بن باپ ہونے کے متعلق بلکہ نبوت کفر و اسلام اور جنازہ کے سے مسائل میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء اور فیصلہ کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ (والاعیاذ باللہ) گویا ان کے نزدیک اگر اصولی امور میں اختلاف رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ قادیان اپنے آپ کو حکم و عدل کے تابع قرار دے سکتی ہے تو اہل پیغام محض ولادت کے مسئلہ میں اختلاف کرنے کے جرم میں حکم و عدل کی دائرہ اطاعت سے کس طرح خارج کئے جا سکتے ہیں۔

نبوت وکفر و اسلام کی بحث کو الگ رکھتے ہوئے (کہ وہ یونہی خلط مبحث کرنے کی خاطر درمیان میں گھسیٹ دیئے گئے ہیں اور وہ زیادہ سے زیادہ خود مضمون نگار کے نزدیک بھی مضمون زیر بحث میں محض الزامی جواب کی حیثیت رکھتے ہیں) میں صحبت امروزہ میں ان اقتباسات کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جنکو شیخ عبد الحق صاحب نے اپنی تائید میں پیش کرنے کی جسارت کی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اصل مفصل مضمون پڑھ کر (جن کے چند ٹکڑوں سے مضمون نگار نے مطلب براری کی ہے) میری طبیعت پر یہ پہلا اثر ہوا کہ غیر یقینی کہ غیر مبایعین جماعت احمدیہ کی تحریرات ہمیشہ توڑ مروڑ کر ادھوری اور ناقص شکل میں پیش کرتے ہیں اور یہی پختہ ہو گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہمارا دعویٰ ہے کہ کوئی ایسا اعتراض نہیں جو حضور کی تحریر پر پڑتا ہو۔ مگر اس کا جواب غیر احمدی یا غیر مبایعین کی تسلی کے لئے وہیں موجود نہ ہو۔ میرے نزدیک یہی حال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریرات کا ہے۔ مخالفین کے پیش کردہ حوالہ جات کا آپ سیاق و سباق پڑھ جائیں ہر قسم کا شبہ اور مفروضہ اعتراض دور ہو جائے گا۔ میرے اس نظریہ کی تائید زیر نظر مضمون کے اقتباسات سے بھی ہوتی ہے۔ جن کو پیش کرتے ہوئے مضمون نگار نے قطع و برید سے کام لیا ہے۔ بیشتر اس کے کہ میں مذکورہ اقتباسات من و عن درج کروں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے مذکورہ بالا مضمون رقم فرمانے کی غرض و غایت حضور ہی کے الفاظ میں بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ بات کی تہ تک پہنچنے میں آسانی رہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"پادری غلام مسیح صاحب نے مذکورہ بالا ہیڈنگ (عظمت مسیح ازروئے قرآن ناقل) پر ایک لیکچر دیا ہے۔ جو کہ ۵ دسمبر ۱۹۰۹ء کو فورمن کرسچن کالج لاہور کے کمپونڈ میں پڑھا ہے یہ مسئلہ ایک دلچسپ مسئلہ ہے اور ممکن ہے کہ بہتوں کی ہدایت یا گمراہی کا موجب ہو اس لئے میں مختصراً اس کا جواب دیتا ہوں ..... پادری صاحب نے چار باتیں لی ہیں کہ جن پر حضرت مسیح کی زندگی کو پرکھ کر یہ فیصلہ دیا ہے کہ کسی نبی کو ان سے مشابہت حاصل نہیں اس لئے وہ سب سے افضل ہے۔ اوّل تو آپ کی بالائے فطرت ولادت . . . . الخ"

اس ضروری تمہید کے بعد حضور کے وہ الفاظ آتے ہیں جن کو شیخ عبد الحق صاحب نے اپنی تائید میں پیش کیا ہے اور اس کے آگے اور پیچھے کے وہ فقرے درج نہیں کئے جو اقتباس کی اصل روح ہیں۔ اور جن کو میں نے جلی کر دیا ہے:۔

"پادری صاحب فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ تمام مسلمانوں کا متفقہ مسئلہ ہے اور سوائے سرسید کے جنہوں نے صرف عقلی دلائل سے اس کو رد کیا ہو اور کسی نے قرآن شریف سے اس کا انکار نہیں کیا ہے مگر میں آگے چل کر بتاؤں گا کہ یہ بات غلط ہے کہ کسی نے قرآن شریف سے اس مسئلہ کا انکار نہیں کیا بلکہ ثابت کروں گا کہ لوگوں نے اس مسئلہ پر قرآن شریف ہی سے روشنی ڈالی ہے اور ثابت کیا ہے کہ مسیح بن باپ کے نہیں بلکہ باپ سے پیدا ہوا۔ مگر میں سب سے پہلے اس بات کو مانتے ہوئے کہ حضرت مسیح بن باپ کے پیدا ہوئے آپ کو جواب دیتا ہوں" .... (صلا۱۶۵)

دیکھ لیجئے حضرت امیر المومنین کا منشا صرف یہ ہے کہ پادری صاحب کا یہ دعویٰ کہ یہ تمام مسلمانوں کا متفقہ مسئلہ ہے صحیح نہیں بلکہ اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ نیز آخری فقرہ میں مسیح کے بن باپ ہونے کے عقیدہ کی تصدیق موجود ہے۔ اس کے بعد ص۱۷۰ تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی مسیح ناصری علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے کی وجہ سے مبینہ فضیلت کا رد فرماتے ہیں اور اس مسئلہ میں رقم طراز ہیں کہ:۔

"اب میں ان لوگوں کا خیال بتاتا ہوں جو کہتے ہیں حضرت مسیح بن باپ پیدا نہیں ہوئے تھے بلکہ جس طرح سب دنیا پیدا ہوتی ہے اسی طرح آپ کی بھی پیدائش تھی سو میری اس سے یہ غرض ہے کہ یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے اور یہ کہ بعض لوگ آپ کے باپ کے قائل نہیں جس سے یہ سب بحث ہی باطل ہو جاتی ہے" (کہ مسیح علیہ السلام محض اس وجہ سے افضل ہیں کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ (ناقل)

اگلا حوالہ نقل کرتے ہوئے شیخ صاحب نے دیانت داری کو بالکل ہی خیر باد کہہ دیا ہے۔ آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طرف جو الفاظ منسوب کئے ہیں وہ یہ ہیں:۔

"بائیبل میں ہے کہ مسیح داؤد کی نسل میں سے ہوگا۔ اگر آپ کو یوسف نجار کا بیٹا نہ مانیں تو آپ داؤد کی نسل سے نہیں ٹھہرتے اور نہ ہی ثابت ہوتے ہیں۔ پس ان کی نبوت کو ثابت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کو یوسف نجار کا بیٹا مانا جائے۔"

حالانکہ اصل عبارت اس طرح شروع ہوتی ہے "اور ایک اور خطرناک اعتراض یہ لوگ کرتے ہیں کہ بائیبل میں ہے کہ مسیح "..... الخ

الغرض جو کچھ حضور نے یہاں لکھا ہے۔ وہ اپنا ذاتی عقیدہ نہیں بلکہ آپ محض ان لوگوں کی طرف سے (جو مسیح کی خارق عادت پیدائش کے قائل نہیں) جو دلیل دی جاتی ہے وہ پیش فرماتے ہیں۔ شیخ صاحب نے عمداً اس حصہ کو حذف کر دیا ہے جس سے نفس مضمون قطعی طور پر مشتبہ ہو جاتا ہے خود اپنے عقیدہ کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے اگلے الفاظ میں اظہار فرماتے ہیں اور ساتھ ہی خود دلائل بھی دیتے ہیں:۔

"غرض کہ یہ پہلو (کہ مسیح باپ سے پیدا ہوا۔ ناقل) یا وہ جو میں نے بیان کیا (مسیح بن باپ پیدا ہوا۔ لیکن محض اس کی وجہ سے وہ افضل الانبیاء نہیں بن سکتا۔ ناقل) کسی پہلو سے مسیح کی ولادت ان کی عظمت ظاہر نہیں ہوتی اور اصل بات یہ ہے کہ یہودی لوگ آپ پر نعوذ باللہ یہ اعتراض کرتے تھے کہ آپ حرامی ہیں۔ اس کا جواب خدا تعالیٰ نے یوں دیا ہے کہ حضرت مریم کو عفیفہ قرار دیا ہے۔ ورنہ جن کی پیدائش پر کسی کا کوئی اعتراض ہی نہ پڑتا ہو۔ اس کا جواب خدا تعالیٰ دیتا ہی کیوں؟"

پس عیسائیوں کے مقابلہ میں ولادت بن باپ اور باباپ بیان کرنے سے ان کی صرف اس دلیل کو رد کرنا مقصود ہے کہ اسلام میں یہ متفق علیہ مسئلہ ہے ورنہ اس مضمون سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا خود اپنا یہی عقیدہ تھا اور ہے قُولُوا قَولاً سَدِیداً حضور کے اس مسئلہ کو محض اختلافی تسلیم کر لینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ غیر مبایعین اس اختلافی مسئلہ میں حکم و عدل سے فیصلہ لینے کے بعد بھی اپنی ہی رٹ لگاتے جائیں۔ غیر احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو تسلیم نہیں کرتے وہ اس بارہ میں جو عقیدہ چاہیں رکھیں۔ لیکن مصلح ربانی کو حکم و عدل

(باقی صفحہ ۶)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا" (الہام حضرت مسیح موعود)

ہالینڈ میں احمدی مجاہدین کے ذریعے تبلیغ اسلام

انڈونیشین زعماء سے ملاقات محترم امام صاحب مسجد لنڈن کی تقریر - ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام حق

ماہانہ رپورٹ ہالینڈ مشن ستمبر ۱۹۴۹ء

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ اسلام ہالینڈ)

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن کی کامیاب تقریر وزیر اعظم جمہوریہ انڈونیشیا کی خدمت میں انگریزی تفسیر القرآن کا ہدیہ - جاوا اسمبلی کے صدر احمدیہ دار التبلیغ میں - مختلف معززین کی طرف سے عیسائی عقائد کے بالمقابل اسلامی تعلیمات کی حقانیت کا اعتراف

اس ماہ بھی اللہ کے فضل سے تبلیغی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں - احباب تک پیغام حق پہنچانے کے لئے مختلف ذرائع سے کام لیا گیا جس کی رپورٹ مختصراً عرض کی جاتی ہے تا احباب ہمارے مشن کی کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں -

چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن کی آمد

اس ماہ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن کچھ دنوں کے لئے رخصت پر تشریف لا رہے تھے - ہم نے ان کی آمد سے فائدہ اٹھانے کے لئے ایک میٹنگ کے انعقاد کی تیاری کر رکھی تھی - بہت سے احباب کو بذریعہ خطوط اطلاع کی گئی اور ہیگ کے تین چوٹی کے اخباروں میں آپ کے لیکچر کا اعلان کر دیا گیا - ۲ ستمبر کو مکرم چودھری صاحب نے "دنیا میں امن کے قیام کے ذرائع" پر انگریزی میں لیکچر فرمایا - بہت سے احباب آپ کا لیکچر سننے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے - ہالینڈ میں اتنے لوگوں کا انگریزی میں لیکچر سننے کے لئے جمع ہو جانا نہایت ہی خوش کن تھا - چنانچہ چودھری صاحب نے خوشی کا اظہار بھی فرمایا - آپ کا لیکچر قریباً سوا گھنٹہ تک جاری رہا - آپ نے قرآن مجید اور احادیث میں بیان شدہ اصولوں کو نہایت ہی واضح طور پر احباب کے سامنے پیش کیا - آپ نے بتایا کہ اشتراکیت اور سرمایہ داری کے جھگڑے صرف اور صرف اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے ہی طے ہو سکتے ہیں - اسلام دونوں کو ایک درمیانی راہ بتلاتا ہے - آپ کے لیکچر کے بعد مسٹر دلیون نے ڈچ میں آپ کے لیکچر کا خلاصہ پیش کیا - جس کے بعد بہت سے احباب نے سوالات کئے جن کے جوابات مکرم چوہدری صاحب حسب موقع دیتے رہے الحمد للہ کے فضل سے آپ کے لیکچر کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا - میں ہالینڈ مشن کی طرف سے اس موقعہ پر برادرم چوہدری صاحب کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا - کیونکہ انہوں نے باوجود چھٹی پر ہونے کے ہماری درخواست کے مطابق بہت سا وقت ہمارے مشن کے کام میں صرف فرمایا - وہ سویٹزرلینڈ میں قیام پذیر تھے انکا ارادہ ابھی کچھ دن اور وہاں ٹھہر کر آنے کا تھا - مگر ہماری درخواست پر انہوں نے اپنے آرام کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تاریخ مقررہ سے پہلے پہنچنے کی کوشش فرمائی فجزاھم اللہ احسن الجزاء

انڈونیشین لیڈروں سے ملاقات

گول میز کانفرنس میں شمولیت کے لئے انڈونیشین لیڈرز تشریف لائے ہوئے تھے - ان میں سے دو سر کردہ لیڈروں سے ملاقات کی گئی اس موقعہ پر برادرم مکرم حافظ صاحب اور چوہدری مشتاق احمد صاحب اور خاکسار اکٹھے ہی گئے - پہلے ہز ایکسیلنسی سید عبد الحمید القادری سے ملاقات کی - جو نہایت ہی تپاک سے ملے - "تفسیر القرآن" کی ایک کاپی ہدیتہً پیش کی جو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کی کچھ دیر ان کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی ان کے بعد ہز ایکسیلینسی ڈاکٹر محمد ہاتا سے ملاقات ہوئی - انہیں بھی قرآن مجید کی انگریزی تفسیر کی ایک کاپی پیش کی گئی - جس پر انہوں نے بھی خوشی کا اظہار فرمایا کچھ دیر گفتگو کرنے کے بعد واپس آ گئے - تمام لیڈروں کو پارٹی دینے کی تجویز کی گئی - مگر جنرل سکرٹری گول میز کانفرنس کی طرف سے وقت کے نہ ہونے کی وجہ سے معذرت کر دی گئی جسکی وجہ سے ہم پارٹی نہ دے سکے -

دار التبلیغ میں تشریف لانیوالے احباب

اس ماہ بھی کثرت سے احباب دار التبلیغ تشریف لاکر پیغام حق سنتے رہے - چار پانچ دفعہ مسٹر دلیون تشریف لائے اور ہر دفعہ دیر تک گفتگو فرماتے رہے اللہ تعالے کے فضل سے ان پر اسلام کی صداقت کا بہت اثر ہے - بہت سے مسائل سے واقفیت حاصل کر چکے ہیں - اب انگریزی تفسیر القرآن کا مطالعہ کر رہے ہیں - غیر مسلموں کے ساتھ گفتگو کے وقت ان کے سوالات کے جوابات بھی نہایت خوش اسلوبی سے دیتے ہیں - اللہ تعالے انہیں قدم اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے - دو تین دفعہ ایک یوگوسلاوین مسلم مع اپنی ڈچ بیوی کے ہمارے دار التبلیغ میں تشریف لائے اور مختلف مسائل پر گفتگو کرتے رہے ان کی اہلیہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئیں - امید ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد انشاء اللہ اسلام قبول کر لیں گی - ہمارے لٹریچر کا خاص طور پر مطالعہ کر رہی ہیں اسی طرح مسٹر کرز معہ اپنی اہلیہ صاحبہ کے دو تین دفعہ تشریف لائے - یہ دونوں میاں بیوی بھی اسلام سے کافی دلچسپی رکھتے ہیں - بہت سے مسائل سے متفق ہو چکے ہیں ہماری کتب کا مطالعہ خاص طور پر کر رہے ہیں - اللہ تعالے انہیں حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے - ایک دن دو مارمن چرچ کے پادری اور تین اور دوست تشریف لائے - جن کے ساتھ دو گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کرنے کا موقعہ ملا - الوہیت مسیح کا مسئلہ خاص طور پر زیر بحث آیا اسکے علاوہ مسیح کی صلیبی موت پر بھی کافی دیر تک بحث ہوتی رہی ایک آزاد خیال دوست بھی جو اس موقعہ پر موجود تھے - ہمارے دلائل سنکر کہا کہ ان کا عقیدہ زیادہ قرین قیاس اور عقل کے مطابق معلوم ہوتا ہے - بعد میں انہوں نے پھر ملاقات کی خواہش ظاہر کی - انکے علاوہ دو تین دفعہ ایک اور عیسائی دوست دار التبلیغ پر تشریف لاکر تبادلہ خیالات کرتے رہے علاوہ ازیں مسٹر انور خان وانگ عربی سیکھنے آتے رہے اور ہمارے کام میں مدد بھی فرماتے رہے ایک دو دفعہ محترمہ مسز زمرمن بھی تشریف لائیں - ایک دفعہ مسٹر [illegible] مشرقی جاوا اسمبلی کے صدر جو گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں ملنے کے لئے تشریف لائے - ڈیڑھ گھنٹہ تک تشریف فرما رہے بہت سے امور پر گفتگو ہوتی رہی - ان پر ہماری جماعت کی تبلیغی کوششوں کا خاص طور پر اثر معلوم ہوتا ہے - ایک سوال کے جواب میں فرمانے لگے کہ اگرچہ ہمارے ملک میں احمدی تھوڑے ہیں - مگر ہیں کام کے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عقلمندوں پر ہماری جماعت کے عمل کا خاص طور پر اثر ہے اللہ تعالے ہمیں اور بھی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے ہم نے اپنا ڈچ زبان میں شائع شدہ لٹریچر بھی دیا جو انہوں نے نہایت خوشی سے قبول کیا اور کچھ مزید کتب اپنے دوسرے دوستوں کے لئے بھی ساتھ لے گئے - ایک دن اوقیہ جرمن نو مسلمہ تشریف لائیں اور کچھ دیر تک بعض مسائل دریافت کرتی رہیں - اس ماہ برازیل کے ایک جرنلسٹ سے . . . . ملاقات ہوگئی - ان کے ساتھ کافی دیر تک بعض مسائل پر گفتگو ہوتی رہی - انہیں اپنے ہاں آنے کی دعوت دی - جو انہوں نے خوشی سے قبول کرلی چنانچہ ایک دن وہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور قریباً سوا گھنٹہ تک بیٹھے گفتگو فرماتے رہے انہیں اپنا کچھ لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا - یہ دوست سیاح ہیں - قبر مسیح کے متعلق بھی ان کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی - شاید کسی وقت وہ پاکستان بھی تشریف لائیں - امید ہے کہ پاکستان آنے پر ربوہ بھی تشریف لائیں گے

دوسروں کے ہاں

اس ماہ بھی اللہ تعالے کے فضل سے دوسروں کے ہاں جاکر پیغام حق پہنچایا جاتا رہا - ایک دن مکرم حافظ صاحب کی معیت میں کوئیکٹ فرقہ کے بعض سرکردہ اصحاب کی دعوت پر ان کے ہاں جانے کا موقع ملا - قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک ان کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی - یہ لوگ خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں - ان کے فرقہ کے کچھ لوگ مشرقی پاکستان میں بھی پائے جاتے ہیں انہیں مکرم حافظ صاحب نے بتایا کہ اسلام تمام مذاہب سے بڑھ کر باہمی اخوت اور ہمدردی کی تعلیم دیتا ہے - یورپین لوگوں کا خیال کہ اسلام لڑائی کی تعلیم دیتا ہے صحیح نہیں ہے - ان باتوں کا ان پر بہت اچھا اثر ہوا - ایک دفعہ ہم دونوں مسز ہاورس کے ہاں گئے - ان کے ساتھ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک سلسلہ گفتگو جاری رہا - ایک دفعہ ایک اور خاتون کے ہاں گئے - جو اب نہایت دلچسپی سے اسلام کا مطالعہ کر رہی ہیں - عیسائی عقائد کو عقل کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناپسند کرتی ہیں - اللہ تعالے سے دعا ہے کہ وہ انہیں حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے - ایک دن مکرم حافظ صاحب مسٹر کرز کے ہاں تشریف لے گئے اور کچھ دیر تک گفتگو فرماتے رہے - ایک دن مکرم حافظ صاحب مصری لیگیشن میں ایک ضروری کام کے لئے تشریف لے گئے جہاں بعض سرکردہ احباب سے بعض مسائل پر گفتگو بھی کرتے رہے - خاکسار کو اس ماہ بھی دو . . .

مختلف احباب کے ہاں جا کر پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا ہر جگہ دو دو تین تین گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے زیر تبلیغ احباب کو حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسروں کی مجالس میں

حلقہ احباب وسیع کرنے کے لئے دوسروں کی مجالس میں شرکت بہت حد تک مفید رہتی ہے۔ تھوڑے سے وقت میں بہت سے لوگوں تک پیغام پہنچایا جا سکتا ہے اور خرچ بھی کرنا نہیں پڑتا۔ بعض میٹنگوں میں سوالات کرنے کا کافی موقعہ بھی مل جاتا ہے۔ ایک دفعہ خاکسار کو تھیوسوفیکل فرقہ کی ایک میٹنگ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا جہاں آٹھ نو احباب تشریف فرما تھے۔ میٹنگ کے بعد دوستوں نے خاکسار سے اسلام کے متعلق مختلف مسائل دریافت کئے جن کے جوابات عرض کئے گئے۔ ایک دن مکرم حافظ صاحب کی معیت میں خاکسار اور بعض اور احباب جماعت ایک عیسائی فرقہ (پینٹیکوسٹ) کی ایک میٹنگ میں شامل ہوئے میٹنگ کے بعد خاکسار کو لیکچرار کے ساتھ آدھ گھنٹہ تک گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ انہیں اپنے اشتہارات بھی دئیے۔ ایک دن خاکسار کو ایک اور میٹنگ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ جہاں میٹنگ کے بعد بعض دوستوں سے گفتگو ہوئی۔ مقرر سے بھی کچھ دیر تک مسئلہ تناسخ پر بات کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک دن خاکسار کو ایک سائیکالوجسٹ (ماہر علم النفس) کے ایک لیکچر میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ بعض احباب سے واقفیت پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔ مقرر سے کچھ دیر تک گفتگو بھی ہوتی رہی۔

سفر

اس ماہ خاکسار کو دو دفعہ روٹرڈم جانے کا موقعہ ملا۔ ایک دفعہ ایک بیدار صاحب کی دعوت پر انہیں ملنے گیا۔ دو تین گھنٹہ تک ان کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی۔ انہیں اپنا کچھ لٹریچر مطالعہ کے لئے بھی دیا۔ یہ دوست نہایت تپاک سے ملے اور جہانتک ممکن ہو سکے ہماری مدد کرنے کا وعدہ فرمایا۔

ایک دفعہ ایک سکول کے ڈائریکٹر سے ملاقات کرنے کا موقعہ ملا اور پھر ایک کلاس کے طلباء سے تعارف پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔ یونیورسل لیگ کے سیکرٹری سے ملاقات ہوئی اور کچھ دیر تک گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک دفعہ خاکسار مسٹر لانگ ہورسٹ ایڈمنسٹریشن کے نائب پریذیڈنٹ کی دعوت پر روتر ڈم گیا۔ ان کا ایک سکول دیکھنے گیا۔ منیجر کے ساتھ کچھ دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ انہیں مطالعہ کیلئے اسلامی کتب دی گئیں۔ ایک دو دفعہ مکرم حافظ صاحب لائیڈن تشریف لے گئے۔

ہفتہ وار میٹنگ اور نماز جمعہ

اس ماہ ہفتہ وار اجلاس کرنے کی تجویز کی گئی تا زیر تبلیغ احباب کے لئے جو بہت زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں اور اپنے احمدی احباب جو اور زیادہ اسلامی تعلیم سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ موقعہ پیدا کیا جائے۔ چنانچہ اس ماہ تین دفعہ احباب جمع ہوئے اور ہر دفعہ قریباً تین تین گھنٹہ تک ضروری مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ طریق تربیت کا بہت اچھا ذریعہ ثابت ہو رہا ہے۔ احباب ہر قسم کے ضروری مسائل دریافت کرتے ہیں اور ان پر کافی غور کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ اسلام کا علم عطا فرمائے۔ محترمہ روقیہ صاحبہ دو دفعہ جمعہ کے لئے تشریف لائیں۔

متفرقات

عید کیلئے مکرم حافظ صاحب نے ایک مختصر سا پیغام و تہنیت نامہ انڈونیشن لیڈروں کیلئے لکھا عید سے پہلے تمام لیڈروں کی خدمت میں وہ پیغام بمعہ دعوت نامہ عید ارسال کئے گئے۔ ساڑھے چار صد احباب کی خدمت میں عید کے موقعہ پر دعوتی کارڈ بھیجے گئے۔

مسٹر انور خاں وائک کو قرآن مجید عربی زبان میں پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ جس کیلئے وہ کوشش کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا سیکھ رہے ہیں۔ اس ماہ قریباً چار پانچ دفعہ اسباق لینے کے لئے تشریف لائے۔ وہ اپنا سبق پڑھنے کے علاوہ خاکسار کو ڈچ زبان کا سبق بھی دیتے رہے۔

مسٹر ویبون جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے۔ مگر ہماری ہر طرح سے امداد کرتے ہیں۔ مضامین کے ترجمہ میں بھی اور ڈچ زبان کے سیکھنے میں بھی۔ احباب ان کی ہدایت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ یہ دوست ابھی نوجوان ہیں اور نہایت سنجیدہ اور کار آمد۔ اگر یہ دوست بیعت کر لیں تو ہمیں اور بھی آسانیاں ہو سکتی ہیں۔

محترمہ ناصرہ زہرن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہی مدد کرتی رہتی ہیں۔ مختلف مضامین کا ترجمہ کرتی ہیں اور بعض اوقات عیسائیوں کی میٹنگوں میں شامل ہو کر سوالات بھی کرتی ہیں۔ اپنے مکان پر آنے والوں کو تبلیغ بھی کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ تیس کے قریب مختلف احباب کی خدمت میں خطوط لکھے گئے۔ ڈچ زبان کے سیکھنے کی طرف خاص طور پر توجہ دی جا رہی ہے۔ احباب کامیابی کیلئے دعا فرماتے رہیں۔ آخر میں احباب کی خدمت میں اپنے مشن کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

(بقیہ صفحہ چار)

ماننے کے بعد اس کے فیصلہ سے روگردانی کرنا اس کے مرید۔ شاگرد اور متبعین کہلانے والوں کو زیب نہیں دیتا۔ جس مسئلہ کے متعلق حضور علیہ السلام خاموش ہیں اور حضور نے اس کے متعلق کوئی حکم صادر نہیں فرمایا۔ اس میں آپ لوگ اپنے اجتہاد سے کام لینے کے مجاز ہیں اور اس میدان میں علمی تحقیق کرنے سے آپکو کوئی نہیں روکتا لیکن عقائد کے معاملہ میں ہاں ان عقائد کے متعلق جن کی تصریح خود حضور کی تحریروں میں موجود ہے حضور کے عقائد سے اختلاف کرنا سلب ایمان کا موجب ہے۔ اسی اصل کو حضرت میاں صاحب نے جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے سامنے پیش کیا تھا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

"حدیثوں میں پیشگوئی موجود ہے کہ وہ مسیح موعودؑ جو اسی امت میں سے ہوگا وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا۔ یعنی جس قدر اختلاف داخلی و خارجی موجود ہیں ان کو دور کرنے کے لئے خدا اسے بھیجے گا اور وہی عقیدہ سچا ہوگا جس پر وہ قائم کیا جائے گا۔ کیونکہ خدا اسے راستی پر قائم کرے گا اور جو کچھ وہ کہے گا بصیرت سے کہے گا اور کسی فرقہ کا حق نہ ہوگا کہ اپنے عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے اس سے بحث کرے۔ کیونکہ اس زمانہ میں مختلف عقائد کے باعث منقولی مسائل جن کی قرآن شریف تصریح نہیں مشتبہ ہو جائیں گے اور بباعث کثرت اختلافات عام تمام اندرونی طور پر جھگڑنے والے یا بیرونی طور پر اختلافات کرنے والے ایک حکم کے محتاج ہوں گے جو آسمانی شہادت سے اپنی سچائی ظاہر کریگا جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ کے وقت میں ہوا۔ اور پھر بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوا۔ سو آخری موعودؑ کے وقت میں بھی ایسا ہی ہو گیا ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۳-۴۴)

نیز "جس کا نام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم رکھا ہے وہ کس بات کا حکم ہے اگر کوئی اصلاح اس کے ہاتھ سے نہ ہوئی" (نزول المسیح صفحہ ۴۴)

پس مسیح موعود علیہ السلام کے وفات مسیح علیہ السلام کے مسئلہ میں فیصلہ کے بعد آپ کی اطاعت کا دعویٰ کرنے والوں کو اپنی "علمی تحقیق" کا ڈھنڈورہ پیٹنے کی بجائے حضور علیہ السلام کے الفاظ پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئیے کہ تا وہ جو پہلے نیک ارادہ رکھتے تھے اب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مل بیٹھیں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ حکم و عدل کسی غلط عقیدہ پر قائم رہیں اور حضور کے آخری فیصلہ سے اختلاف کرنا حضور کے دعویٰ کا عملاً بطلان ہے۔ دیکھئے کہیں ذیل کی عبارت میں حضور آپ ہی سے تو مخاطب نہیں؟:۔

"خدا تعالیٰ نے کسی اور کا نام تو حکم نہیں رکھا۔ تا مسیح موعود کے مقابل پر اپنی بات کو وہ ترجیح دے....."

"میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ سال کا زیادہ عرصہ گذر چکا ہے مگر اب بھی لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کا موقعہ ہے"

آپ ابھی سے ایسا ماحول پیدا کریں کہ آپ کے وعدہ کی رقم ۳۰ نومبر آخری میعاد سے پہلے پہلے سو فیصدی پوری ہو جائے

(وکیل المال تحریک جدید)

دعائے مغفرت

محترم جناب حاجی چوہدری خدا بخش صاحب ساکن مانوالی مہاراں کے بڑے صاحبزادے محمد عبد اللہ صاحب آٹھ دس یوم بعارضہ سرسام بیمار رہ کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کے چھوٹے بھائی بشیر احمد صاحب حفاظت مرکز کے سلسلہ میں دار المسیح قادیان میں مقیم ہیں احباب مرحوم کے بلندیٔ درجات کیلئے اور پسماندگان کے صبر جمیل کیلئے دعا فرمائیں۔ مسعود احمد واقف زندگی

درخواست دعاء

خاکسار کی بیوی عرصہ دو ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ حد سے زیادہ کمزوری ہے۔ لیڈی ایچیسن ہسپتال میڈیکل وارڈ میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ بیماری کی وجہ سے بچوں کو سخت تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ خاکسار محمد اعظم بٹالوی جودھامل بلڈنگ لاہور

ملایا کے مسلمانوں کی پاکستان سے عقیدت

سنگاپور میں عالمگیر زرعی مسائل پر غور و فکر

کچھ عرصہ ہوا سنگاپور میں اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک و زراعت کا علاقہ واری اجلاس منعقد ہوا تھا۔ جس میں شرکت کرنے کے لئے پاکستان نے بھی اپنا وفد بھیجا تھا۔ اس وفد کے لیڈر حاجی سید محمد اسحٰق جوائنٹ سیکرٹری وزارت خوراک و زراعت تھے اور یہ امر پاکستان کے لئے باعث عزت و مسرت ہے کہ آپ اس اجلاس کی صدارت کے لئے بھی منتخب کر لئے گئے اس کانفرنس کی وجہ سے ملایا کے باشندوں کو پاکستان اور پاکستانی وفد کے ارکان کو ملایا سے اور زیادہ واقف ہونے کا موقع ملا۔ سنگاپور اور ملایا کے مسلمانوں میں پاکستان سے بڑی عقیدت پائی جاتی ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ گذشتہ عید کے موقعہ پر سنگاپور میں پہلی مرتبہ نماز عید ایک بڑے میدان میں ہوئی تاکہ وہاں کے تمام مسلمان باشندے اس میں شریک ہوں اور نماز کے بعد پاکستانی وفد سے عید پر مل سکیں۔ اس مبارک موقع پر دس ہزار مسلمانوں نے پاکستانی وفد کے ارکان سے مصافحہ کیا۔ سنگاپور کے قدیم باشندوں کا کہنا ہے کہ یہاں اس سے پہلے ایسا جوش و خروش شاید ہی کبھی دیکھنے میں آیا ہو۔ ملایا کے لوگ پاکستان کو افق عالم پر دول اسلامیہ کا روشن ترین ستارہ سمجھتے ہیں اور اس سے بڑی امیدیں اور توقعات وابستہ کئے ہوئے ہیں۔

غذائی صورت حال

اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک و زراعت کا یہ اجلاس کئی لحاظ سے اہم تھا یہ امر باعث اطمینان ہے کہ سنہ ۱۹۴۹-۵۰ء میں دنیا کی عام غذائی صورت حال گزشتہ سال سے بہتر اور گذشتہ جنگ عظیم کے بعد سے بہترین ہو گی۔ بلکہ بعض علاقوں مثلاً امریکہ میں تو غلہ کی اتنی بہتات ہے کہ حکومت امریکہ گیہوں کے زیر کاشت رقبہ میں کچھ کمی کرنے کی سوچ رہی ہے مگر یہ کمی دنیا کے لئے باعث تشویش نہ ہو گی۔ کیونکہ یورپ کے مختلف ملکوں نیز جنوبی امریکہ میں اس سال گیہوں کی پیداوار کا جو اندازہ لگایا گیا ہے وہ سال گذشتہ کی پیداوار سے کہیں زیادہ ہے۔

چاول کا معاملہ البتہ اسکے برعکس ہے۔ اگرچہ چاول کے زیر کاشت رقبہ میں ۳ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ مگر ابھی دنیا میں چاول کی پیداوار اس سے ۲ فیصدی کم ہے۔ جتنی کہ جنگ عظیم سے قبل تھی۔ جنگ سے پہلے جنوب مشرقی ایشیا سے چاول برآمد ہوا کرتا تھا۔ مگر ابھی تک اس خطہ کی پیداوار خود اس کی ضروریات کے لئے بھی کافی نہیں ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اُسے چاول درآمد کرنا پڑے گا۔

اس سلسلے میں ایک بات اور لائق غور ہے اور وہ یہ کہ چاول کی قیمت گیہوں اور موٹے اناج کی قیمت سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اسوجہ سے چاول کی قلت والے ملک بھی گیہوں اور موٹا اناج بھی درآمد کرنے کو ترجیح دے رہے ہیں۔ گیہوں اور موٹے اناج کی افراط امریکہ میں ہے۔ مگر جن ملکوں نے ڈالر کے مقابلہ میں اپنے سکہ کی قیمت کم کر دی ہے انہیں امریکہ کا گیہوں تقریباً ۴۴ فیصدی مہنگے داموں پڑے گا۔ اس لئے جہاں تک اس خطہ کا تعلق ہے۔ اس کی غذائی مشکلات ابھی ختم نہیں ہوئیں ہیں۔

بعض سفارشات

کانفرنس کے اہم سفارشات میں سے ایک سفارش علاقہ واری منصوبہ بندی کے متعلق تھی۔ اس سلسلے میں متعلقہ حکومتوں کو باہم اشتراک عمل کرنے کی ہدایت دی گئی تاکہ وہ اپنی زمینیں کاشت کے لئے بہتر سے بہتر طریقہ سے کام میں لا سکیں۔

یہ سفارش بہت ہی اہم ہے۔ مثال کے طور پر ہمارا ہمسایہ ملک ہندوستان اپنی ضرورت کا پٹ سن خود پیدا کر لینے کی کوشش کر رہا ہے۔ حالانکہ خود اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ پٹ سن دردنی برہمپترا و میگھنا کی پیداوار ہے۔ اور مشرقی پاکستان میں دنیا کا بہترین قسم کا پٹ سن اوسطاً تین چار گانٹھ فی ایکڑ پیدا ہوتا ہے۔ کسی اور جگہ اس کا ⅔ حصہ پیدا ہوتا ہو شک ہے۔ ان حالات میں ہندوستان کے لئے اپنا پٹ سن خود پیدا کرنے کی کوشش کرنا اپنے زمینی ذرائع ضائع کرنے کے مترادف ہو گا۔ ہاں منصوبہ بندی اور اشتراک عمل سے کام لیا جائے تو یہ بات ہرگز پیدا نہ ہو گی۔

ایک اور اہم سفارش اس علاقہ کے لئے زرعی اقتصادیاتی تحقیقات کے اسکول کا قیام ہے۔ اعداد و شمار کا ایک اسکول ہندوستان میں قائم کیا جا رہا ہے اور یہ مسئلہ بھی زیر غور ہے کہ زرعی اقتصادیاتی تحقیقاتی اسکول پاکستان میں قائم کیا جائے۔

ترکی کے ایک شاعر کی نظم

"اخی پاکستان زندہ باد"

ادنی غولر جو جدید ترکی کے ایک مشہور شاعر ہیں ان کی ایک نظم ترکی اور پاکستان پر شائع ہوئی ہے۔ جس کا اردو ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔ اس کا عنوان یہ ہے "اخی پاکستان زندہ باد"

. . . . ہلال و انجم کے ان دو پرچموں کو پہلو بہ پہلو دیکھ کر کتنا فخر اور مسرت ہوتی ہے اور ان شاندار پرچموں کو دیکھ کر کون ایسا ہے جو وجد نہ کرنے لگے۔ یہ پرچم آوار، منگ، ترک، اکرغیزی لوگوں کے اتحاد کے مظہر ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے مغرب میں ترقی کی بنا ڈالی اور مشرق میں پاکستان کی۔

ترکی کا پرچم ترک سپاہی کے بہادر خون کا مظہر ہے — اور پاکستان کا سبز پرچم فجر کی تازگی کا حامل ہے۔ یہ دونوں پرچم ایک دوسرے سے گلے مل کر زبان حال سے کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم نہ محض علامتیں ہیں ترکی اور پاکستان کی جن میں پہلی قوم فولاد کی طرح پختہ ہے اور دوسری پتھر کی طرح مستحکم۔
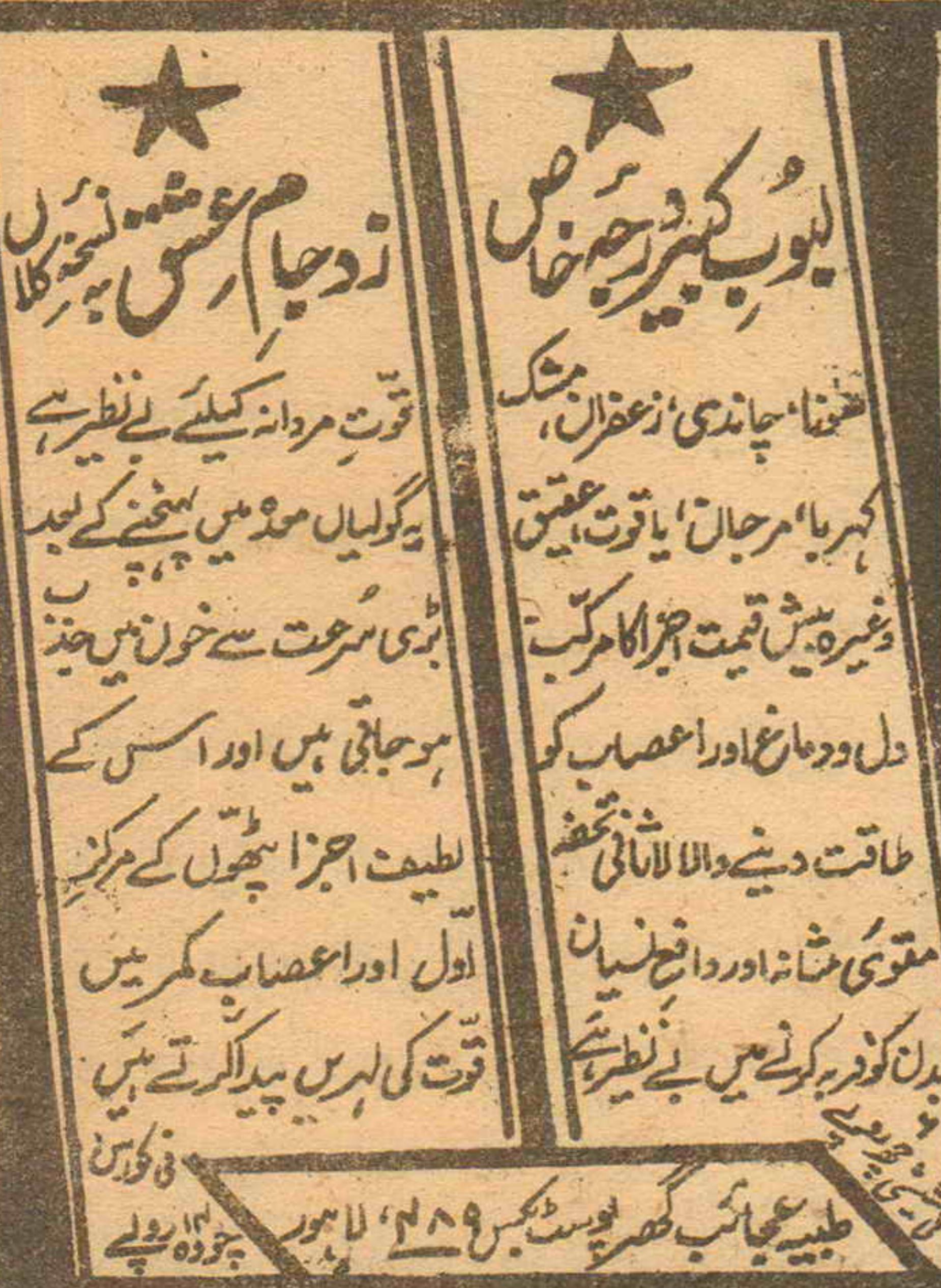
ان دو آزاد قوموں میں گہرا روحانی تعلق ہے، اور ماضی کی تاریخ وسط ایشیا میں ان کے اتحاد کی شاہد ہے۔ آج بھی ازمیر کے میلے میں ان کے پرچموں کا اتحاد دیکھئے۔ پاکستان نے اپنی قوم کو وطن، گھر اور روحانی قوت عطا کی ہے اے پرچم ہلال و انجم زندہ باد! تو تمام ترکوں کا پرچم بن گیا ہے۔ گنبد نیلی فام تیرا مقام ہے۔ اور تیری قدر و منزلت لازوال ہے۔ تو جس قوم کا نشان ہے۔ اس کا سر فخر سے بلند ہے۔

اے پاکستان کے پرچم ترک سپاہی تجھے سلام کرتا ہے

اخی پاکستان زندہ باد

ایک ضروری تصحیح حکومت پاکستان نے اعلان کیا تھا کہ ہندوستان کی اکنی اور چونی جو سکہ رائج الوقت کی حیثیت سے بند کر دی گئی ہیں اور وہ یکم دسمبر ۱۹۴۹ء سے پاکستان میں زر قانونی نہیں رہیں گی۔ لیکن ان کو جملہ سرکاری خزانوں اور ان کی شاخوں میں ۳۰ نومبر ۱۹۵۰ء تک بدستور قبول کیا جائیگا نہ کہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۹ء تک جیسا کہ کچھ اخباروں میں شائع ہوا ہے

کمیونزم کی طرف دیکھنے کی بجائے اپنے اعمال و افکار کو اسلام کے سانچے میں ڈھالو

ایران کی دلی خواہش ہے کہ تمام اسلامی ممالک متحد و متفق ہو جائیں

نمائندگان جرائد کے سوالات کے جواب میں علامہ محمد تقی فلسفی کی تصریحات

لاہور ۱۴ نومبر:- ایران کے مشہور عالم اور ادیب علامہ محمد تقی فلسفی نے آج ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ دنیا کے تمام اسلامی ممالک کا فرض ہے۔ کہ وہ بجائے کمیونزم یا اور اس قسم کی مغربی تحریکوں سے متاثر ہونے کے اپنے اعمال و افکار کو اسلام کے سانچے میں ڈھالیں اور اپنے آپ کو اسلام کی تقویت کا موجب بنائیں۔ کیونکہ ان کی تمام طاقت صرف اسلام کی رہین منت ہے۔ اس ضمن میں پاکستان کے مسلمانوں پر خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ پاکستان کی عظیم الشان مملکت محض اسلام ہی کی بدولت معرض وجود میں آئی ہے۔

علامہ تقی فلسفی نے آج گیارہ بجے صبح ...... ایک پریس کانفرنس میں شرکت کی۔ اولاً آپ نے پاکستان کے پریس کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا۔ کسی قوم کو بنانے اور بگاڑنے میں اخبارات کا نمایاں حصہ ہوتا ہے۔ پاکستان کے اخبارات اگر جرأت۔ حق پرستی۔ راست بازی اور بلند نظری کا ثبوت دیں تو یہ امر پاکستان کو بہت فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ کشمیر کی جنگ آزادی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اس ضمن میں بھی اخبارات کا فرض ہے کہ وہ صداقت اور جرأت کے ساتھ قلمی جہاد میں حصہ لیں۔

نمائندگان جرائد کے مختلف سوالات کے سلسلے میں آپ نے بتایا۔ کہ آپ چونکہ ایک مذہبی رہنما ہیں اس لئے صرف مذہب سے تعلق رکھنے والے مسائل ہی پر روشنی ڈالیں گے۔

عورت کے حق رائے دہندگی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ مذہبی نقطہ نگاہ سے عورت کو اپنے معاملات میں آزادانہ رائے دینے کا حق حاصل ہے۔ اسلام اور اشتراکیت کا ذکر ہونے پر آپ نے فرمایا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے اشتراکیت ذاتی ملکیت کو تسلیم نہیں کرتی۔ لیکن اسلام ذاتی ملکیت کو تسلیم کرتا ہے۔ لہٰذا اسلام اور اشتراکیت کی تعلیمات یقیناً آپس میں ٹکراتی ہیں۔ ایران میں پردہ کس حد تک رائج ہے؟ اس سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ موجودہ زمانے کی بے حجابی یقیناً اسلام کے خلاف ہے۔ اور اس کا اثر ایران میں بھی موجود ہے۔ لیکن ایرانی مسلمان خواتین کی اکثریت پردے کی پابند ہے یعنی وہ بدن کا وہ حصہ جو ستر میں شامل ہے۔ اُسے ڈھانپ کر رکھتی ہیں۔

ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ ایرانی عوام پاکستان اور افغانستان کے اختلاف پر بہت افسوس کرتے ہیں۔ اور اس ضمن میں وہ افغانستان کے رویہ کو پسند نہیں کرتے۔ ان کی دلی خواہش ہے کہ اسلامی ممالک میں مذہبی اور سیاسی لحاظ سے زیادہ سے زیادہ اتحاد اور محبت کے جذبات موجود ہوں۔ کیونکہ اسلام اختلافات کو مٹا کر ایک ہو جانے کی تلقین کرتا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ ایران میں شراب کی کلی ممانعت نہیں ہے۔ البتہ پاکستان کی طرح وہاں پر بھی شراب پر کنٹرول ہے۔

اسلام میں مذہب اور سیاست کے اشتراک کے ذکر پر آپ نے کہا۔ اسلام مذہب اور سیاست کو الگ نہیں سمجھتا۔ بشرطیکہ ہم اسلام کو صحیح رنگ میں سمجھ لیں۔ جب تک ہم اسلام کو پورے طور پر نہیں سمجھ لیتے۔ اس وقت تک ہمیں دونوں کو الگ الگ ذاویہ نگاہ ہی سے دیکھنا پڑے گا۔

اخیر میں آپ نے کہا۔ کہ ہم سب اسلام ہی کے رہین منت ہیں۔ خاص کر پاکستان تو ایک ایسی حکومت ہے جو در اصل نہ قائد اعظم جناح نے قائم کی۔ اور نہ تلوار نے۔ بلکہ صرف اسلامی جذبہ کی وجہ سے یہ قائم ہوئی ہے۔ اس لئے یہاں کے عوام کا خاص طور پر فرض ہے۔ کہ وہ کمیونزم یا اس طرح کی دیگر تحریکوں کی طرف دیکھنے کی بجائے اسلام کی طرف آئیں۔ کیونکہ اسلام میں وہ تمام محاسن موجود ہیں جو کمیونزم میں بتائے جاتے ہیں اسلام ہی کے رہنماؤں نے عملی طور پر مساوات کا سبق دیا ہے جو کہ کمیونسٹ لیڈروں نے جو لوگوں کو مساوات کی تلقین کرتے ہیں اور خود محلات میں ہر طرح کے عیش و آرام میں زندگی گذارتے ہیں۔ (سٹاف رپورٹر)

راولپنڈی میں راشن کارڈوں کی معیاد میں توسیع

راولپنڈی کے راشن بند علاقہ میں موجودہ راشن کارڈوں کی میعاد ۱۲ نومبر ۱۹۴۹ء کو ختم ہو چکی تھی۔ لیکن اب اس میں ۱۰ دسمبر ۱۹۴۹ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔ عوام اس تاریخ تک اپنا راشن پرانے کارڈوں پر متعلقہ ڈپو ہولڈر سے حاصل کر سکتے ہیں نئے کارڈوں کی تقسیم ۲۰ نومبر ۱۹۴۹ء سے شروع ہو جائے گی۔ اور اگر کسی شخص کا نیا راشن کارڈ ۲۷ نومبر ۱۹۴۹ء تک اس کے مکان پر نہ پہنچے۔ تو اپنے متعلقہ وارڈ راشننگ آفس سے کارڈ حاصل کرنا چاہیے۔

—— بمبئی ۱۳ نومبر:- بمبئی اسمبلی میں اس مفہوم کا بل پیش کیا گیا ہے۔ کہ صوبہ میں ذبیحہ گاؤ کو ممنوع قرار دیا جائے۔

(بقیہ صفحہ اول)

بلکہ اسے جنرل ہیڈ کوارٹرز میں بھیجا جاتا ہے جہاں اس پر اور کئی بحث تمحیص کرنے کے بعد ہر امیدوار کے متعلق آخری رائے قائم کی جاتی ہے آپ نے مزید فرمایا کہ سب سے بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ صلاحیت رکھنے والے نوجوان میسر نہیں آ رہے ہیں اور جو امیدوار بھی انتخاب کے لئے پیش ہوتے ہیں۔ ان میں سے بمشکل ۲۵ فی صدی کامیاب ہو پاتے ہیں۔ ہماری یہ نیت ہرگز نہیں ہوتی کہ ہم خواہ مخواہ فیل کرتے جائیں۔ لیکن ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ نااہل افسر بھرتی کر کے فوج کی جنس کار کردگی کو صدمہ پہنچانے کا موجب بنیں۔ اندھا دھند افسروں کی تعداد کو بڑھانا بالکل بے معنی ہے۔

آپ نے اپنی تقریر میں ان تمام شکوک و شبہات کا ازالہ بھی فرمایا۔ جو انتخاب کے سلسلے میں عام طور پر پھیلے ہوئے ہیں۔ مثلاً بعض امیدوار بہت صحت مند ہوتے ہیں۔ اور بظاہر فوج کے لئے وہ بہت موزوں نظر آتے ہیں۔ لیکن انہیں نہیں لیا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض لوگ بظاہر ان تمام امتحانوں میں کامیاب ہوتے چلے جاتے ہیں جو بورڈ کی طرف سے لئے جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ ممتحن صاحبان کی نگاہ میں معیار پر پورے نہیں اترتے اور ناکام ہی شمار ہوتے ہیں۔ اس قسم کی متعدد مثالیں پیش کرنے کے بعد آپ نے بتایا۔ کہ کسی ایک صفت کا موجود ہونا کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ لیڈر شپ کے لئے جتنی بھی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے ان میں توازن کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ جس کے بغیر کوئی شخص بھی کامیاب لیڈر نہیں بن سکتا۔ ممتحن کی نگاہ اس بات پر نہیں ہوتی کہ جو کام دیا گیا تھا۔ امیدوار نے اسے کر دکھایا۔ بلکہ وہ یہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ کہ اس میں لیڈر شپ کے کون کون سے جوہر موجود ہیں۔ اور ان کا باہمی توازن کس نوعیت کا ہے۔

تینوں دن حکومت مغربی پنجاب کے اعلیٰ حکام اور مقامی کالجوں کے پرنسپل اور پروفیسر صاحبان بھی خاص دعوت پر طریق انتخاب کا جائزہ لینے کے لئے تشریف لاتے رہے کانفرنس ختم ہونے کے بعد میجر جنرل رضا نے مہمانوں کو موقع دیا کہ وہ اپنے قیمتی مشوروں سے مستفیض کریں۔ چنانچہ مسٹر فدا حسین کمشنر لاہور ڈویژن ڈاکٹر تاثیر پرنسپل اسلامیہ کالج ڈاکٹر مظفر پرنسپل انجینئرنگ کالج۔ قاضی محمد اسلم پروفیسر گورنمنٹ کالج اور ڈاکٹر بشیر احمد ہاشمی پرنسپل ٹریننگ کالج نے اس طریق انتخاب کی مذکورہ بالا خوبیوں کا اعتراف کرتے ہوئے اس کو مزید بہتر بنانے کے متعلق نہایت مفید مشورے دیئے سب کے توجہ دلانے پر میجر جنرل رضا نے بتایا کہ فوجی طریقہ تعلیم میں اردو کو رائج کرنے اور تمام امتحانات اردو میں لینے کے متعلق ریسرچ کی جا رہی ہے۔ اور اس بارے میں وسیع پیمانے پر تجربات کرنے کے بعد انگریزی کو خیرباد کہہ دیا جائے گا۔ لیکن یہ جب ہی

پاکستان کے سمندری بیڑے کو انعام

برطانیہ میں خاص بحری فنڈ

لندن (ریڈیو سے) پاکستان کے سمندری بیڑے کو بھی ان انعامات میں سے حصہ ملا ہے۔ جو لاٹ نیول ٹرسٹ فنڈ میں سے برطانیہ اور کامن ویلتھ کے سمندری بیڑوں کو ملے ہیں۔ یہ انکشاف برطانوی بحریہ کے تازہ اعلان میں کیا گیا۔ یہ فنڈ ۱۹۲۶ء میں مسٹر ہربرٹ لاسٹ نے قائم کیا تھا۔ جو ۱۹۴۷ء میں انتقال کر گئے۔ اس فنڈ میں سے بحریہ کو اختیار ہے۔ کہ وہ شاہی بیڑے اور ڈومینینوں کے سمندری بیڑوں میں کام کرنے والے ایسے عملے کو انعام دے۔ جنہوں نے جنگی مشق میں نمایاں کار کردگی دکھائی۔ یا سمندری طاقت کے استعمال میں بہتری کے سلسلے میں کوئی اہم کام کیا ہو۔ راسٹ کی آمدنی کا ایک حصہ بیڑوں۔ سمندری کمانوں اور شاہی سمندری ڈپوؤں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور اس میں سے سپہ سالار اعظم یونٹوں کو جنگی مشق میں ان کی کارکردگی کی بناء پر انعامات دیتے ہیں۔ جہاز یا یونٹ کے کپتان کو اختیار حاصل ہیں۔ کہ وہ اس فنڈ سے ملے ہوئے روپے کو جہازی عملے کی بہبود پر صرف کرے۔ سپہ سالار اعظم مختلف یونٹوں کی کارکردگی کی تشخیص ہتھیاروں کی مشق۔ رائفل کی مشق۔ انجینئرنگ۔ توپوں اور تارپیڈو وغیرہ کی ریورٹوں کی جانچ پڑتال کے بعد کرتے ہیں تازہ انعامات میں سے پاکستان کے حصے میں بیس پاؤنڈ آئے ہیں۔ نیوزی لینڈ۔ اور جنوبی افریقہ کو بھی اتنی ہی رقم ملی ہے۔ آسٹریلیا۔ اور کینیڈا کو ساٹھ پاؤنڈ دیئے گئے ہیں۔ دوسرے انعامات جہازوں کی تعداد کے تناسب کے مطابق دیئے گئے ہیں۔ برطانوی بیڑے اور بحیرہ روم میں برطانوی بیڑے کو تین سو پونڈ ملے ہیں کچھ ذاتی انعامات بھی ہیں۔ جن کی رقم پانچ پونڈ سے دو سو پونڈ کے درمیان ہوتی ہے یہ افراد کو جنگی مشق میں امتیازی کارکردگی کی بناء پر دیئے جاتے ہیں۔

پاکستان میں عراقی کھجوروں کی درآمد

بغداد ۱۴ نومبر: ماہ ستمبر کے دوران میں یہاں سے ۳۵۹۸۴ روپیہ مالیت کی عراقی کھجوریں پاکستان کے لئے برآمد کی گئیں۔ (داستار)

بہاولپور کے طلباء کی جدوجہد

بغداد الجدید ۱۴ نومبر:- ریاست بہاولپور کی دیہاتی آبادی کو تعلیم دینے اور اس طرح انہیں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لئے بہاولپور کے طلباء کی فیڈریشن ایک ریاست گیر جدوجہد شروع کرنے والی ہے۔

—— لاہور ۱۴ نومبر:- توقع ہے۔ کہ حکومت آزاد کشمیر کے نگران اعلیٰ چوہدری غلام عباس سوموار کو لاہور پہنچیں گے۔